امام کا ہر نماز کے بعد قبلہ سے پھِر کر بیٹھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر: Har 5620

تاریخ: 31-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام صاحب ہر فرض نماز کے بعد دائیں جانب رخ کر کے بیٹھتے ہیں اور پھر دعا کرواتے ہیں، اس پر بعض مقتدیوں کو اعتراض ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم صرف فجر و عصر کی نماز کے لیے ہے، اس کے علاوہ بقیہ فرض نمازیں کہ جن میں فرض کے بعد سنن ونوافل پڑھے جاتے ہیں، ان میں رخ پھیرنے کا حکم نہیں ہے۔ کیا یہ بات درست ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رُو اسی حالت پر بیٹھے رہنا مکروہ ہے، اس کے لیے سنت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں جانب رخ کر کے بیٹھے یا اگر پیچھے محاذات میں کوئی نماز میں مشغول نہ ہو، تو مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے۔ احادیث طیبہ میں یہ تینوں طریقے مذکور ہیں، البتہ ان میں افضل یہ ہے کہ دائیں جانب رخ کر کے بیٹھے۔ نیز یہ رخ پھیرنے کا حکم صرف فجر و عصر کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام نمازوں کا یہی حکم ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں امام صاحب کا عمل سنت کے مطابق ہے اور بعض مقتدیوں کا غلط مسئلہ بتا کر اعتراض کرنا درست نہیں۔ ان پر بغیر تحقیق کے غلط مسئلہ بتانے کے گناہ سے توبہ ضروری ہے۔

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: ”واذا فرغ الامام من الصلاۃ، اجمعوا علی انہ لایمکث فی مکانہ مستقبل القبلۃ فی الصلوات کلھا الخ“ یعنی جب امام نماز سے فارغ ہو تو فقہائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ وہ تمام نمازوں میں قبلہ رو اپنی جگہ بیٹھا نہ رہے۔ **(فتاوی تاتارخانیہ، ج2، ص192، مطبوعہ کوئٹہ)**

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”بعدِ سلام (امام کا) قبلہ رو بیٹھا رہنا ہر نماز میں مکروہ ہے، شمال و جنوب و مشرق میں مختار ہے، مگر جب کوئی مسبوق اس کے محاذات میں اگرچہ اخیر صف میں نماز پڑھ رہا ہو، تو مشرق کو یعنی جانبِ مقتدیان منہ نہ کرے، بہر حال پھرنا مطلوب ہے، اگر نہ پھرا اور قبلہ رو بیٹھا رہا، تو مبتلائے کراہت و تارکِ سنت ہوگا۔“ **(فتاوی رضویہ، ج6، ص205، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

بہارِ شریعت میں ہے:"سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کرکے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔" (بھارشریعت، ج1، ص537، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد رخ پھیر کر دعا مانگنے سے متعلق فتاوی امجدیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"ان نمازوں میں بھی دائیں بائیں انصراف کرکے دعا مانگنا جائز، بلکہ احادیث کے اطلاق سے یہی ثابت اور سنت ہے، البتہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں مختصر دعا مانگے اور فجر و عصر کے بعد ادعیہ طویلہ و اذکار کثیرہ کی بھی اجازت ہے۔ حلیہ میں تصریح ہے کہ جن نمازوں کے بعد سنن ہیں ان کے بعد بھی انصراف کرے کہ علت مشترک ہے اور احادیث کے اطلاق سے یہی ثابت۔ ملخصا" (فتاوی امجدیہ، ج1، ص79، مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی)

غلط مسئلہ بیان کرنے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:"جھوٹا(یعنی غلط)مسئلہ بیان کرنا، سخت شدید کبیرہ ہے، اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے اور شریعت پر افتراء اللہ عزوجل پر افتراء ہے۔۔۔اور اگر بے علمی سے ہے تو جاہل پر سخت حرام ہے کہ وہ فتوی دے۔ ملخصا"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص711،712، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

02ربیع الاول1441ھ/31اکتوبر2019ء

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے